قرآنی اور غیر قرآنی اسلوبِ زندگی کا تقابل

روبینہ انصار علی[1]

خلاصہ:

تمام تعریف اس پاک پروردگار کے لئے جس نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ قرآن مجید فرقان حمید کی صورت میں انسان کی ہدایت کے لیے مکمل ضابطۂ حیات وضع فرمادیا۔ ایسا مینارۂ نور کہ جس سے روشنی پاکر افراد اپنی دنیاوی زندگی میں بھی کامیابی کے زینے طے کرتے رہیں گے:

ذٰلِکَ الْکِتابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ[2]

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) جسی میں کوئی شک کی جگہ نہیں جو ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ[3]

یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ[4]

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لیے۔

طٰسٓ. تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ هُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ[5]

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی، ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کو۔

حضرت شمس بریلوی فرماتے ہیں:

جب تک مسلمان قرآن پر عمل پیرا رہے فضل و کمال کا ایسا کون سا مینارہ ہے جس پر مسلمانوں نے کمند نہ پھینکی ہو بلکہ علم و فضل میں وہاں تک جا پہنچے جہاں محاورتاً کہا جاتا ہے کہ آسماں سے تارے توڑ لائے۔[1]

---

[1] ایم فل سکالر (اسلامک اسٹڈیز) جامعہ کراچی

[2] القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲

[3] القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ۱۳۸

[4] القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۳

[5] القرآن، سورۃ النمل، آیت ۲

کلیدی الفاظ: قرآن، اسلوب زندگی، معاشرت، نظام

قرآن کا نظام معیشت:

اسلام کا آغاز نزول قرآن سے ہوتا ہے۔ قرآن نے فرد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اس طرح رہنمائی اور اس کی ذیل میں احکامات صادر کیئے ہیں جن پر افراد کا عمل ایک بہترین معاشرہ تشکیل دے سکتا ہے۔ چونکہ اللہ رب العزت خالق ہے اور انسان کی فطرت سے آگاہ ہے کہ انسان کے نفس کو مشتعل کرنے والا، راہِ ہدایت سے بھٹکانے والا، کشمکش میں مبتلا کرنے والا اس کا مال و اسباب ہے۔ در حقیقت سیاسی، معاشرتی، دینی، ثقافتی اور معاشرتی نظام سب کے سب ہی معاشی نظام سے مربوط ہیں۔ یہی وجہ ہے قرآن نے ابتدائی عقائد کے ساتھ ہی معاشی اداروں کے استحکام اور درستگی پر زور دیا ہے۔ قرآن میں جا بجا مال کی محبت سے باز رہنے کی تنبیہ کی گئی ہے جبکہ ارکان اسلام کا تیسرا رکن زکٰوۃ جو کہ مالی عبادت کے زمرے میں آتی ہے جہاں معاشرے کے مالدار طبقے پر اپنے مال کا کچھ حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

وَ مَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ

اور جو کچھ صدقہ زکوۃ تم اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے۔[2]

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور نماز قائم کی زکٰوۃ دی ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ انہیں کچھ غم۔[3]

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ[4]

---

[1]۔ مولانا حامد الرحمٰن صدیقی، ارشادات رسول ﷺ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی

[2]۔ القرآن، سورۃ الروم آیت ۳۹

[3]۔ القرآن، سورۃ البقرہ آیت ۲۷۷

[4]۔ القرآن، سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸

اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّۃَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ [1]

اور وہ جو جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

چونکہ سود معاشرتی عدم توازن کا سبب ہے لہذا قرآن سختی کے ساتھ سود سے باز رہنے پر زور دیتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَایَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ [2]

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر، جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ [3]

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

قرآن بار بار واضح کر رہا ہے کہ متقی و پرہیزگار وہ ہیں جو اپنا مال رب کی خوشنودی کے لئے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔

اسی طرح قرآن نے ترکے کی تقسیم کی بھی وضاحت فرمادی:

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْہُ اَوْ کَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا [4]

---

[1] ۔ القرآن، سورۃ توبہ آیت ۳۴

[2] ۔ القرآن، سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵

[3] ۔ القرآن، سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶

[4] ۔ القرآن، سورۃ النساء آیت ۷

مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے
عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے
ترکہ تھوڑا ہو یا بہت، حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا۔

قرآن کا نظام عدل:

افراد کے مابین مساوات وبرابری اور عدل وانصاف قرآنی تعلیمات کا ہی خاصہ ہے قرآن کا قانونی نظام اجتماعی روح اور اجتماعی عمل کا آئینہ دار ہے۔ قرآن کا قانونی نظام مدلل بھی ہے اور معقول وبااصول بھی۔

اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَ لَوۡ عَلٰٓی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ۚ اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا [1]

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے رہو، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ دار کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔

قرآن کا اخلاقی نظام:

قرآن صرف رب اور بندے کا تعلق ہی بیان نہیں کر رہا بلکہ بہترین نظام عدل دے کر معاشرے کو فساد سے ہی نہیں بچا رہا بلکہ انسان کی اخلاقی درستگی کی غرض سے تمیز و تہذیب کا ایک واضح نظام دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡھُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡھُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ

[1] القرآن، سورۃ النساء آیت ۱۳۵

بَعْضًا ھ بَعْضًا اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ [1]

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگایا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کیا کرو، ایمان لانے کے بعد برا نام لینا نامناسب ہے اور جو لوگ باز نہیں آتے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان یقیناً گناہ ہیں اور تجسس بھی نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم نفرت کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، اللہ یقیناً بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

کیونکہ رب جانتا ہے کہ انسان کی متذکرہ بالا صفات مذمومہ معاشرتی بگاڑ کا سبب ہے لہذا نہ صرف ان سے باز رہنے کی تلقین کی بلکہ ساتھ ہی اس کے ضمن میں وعیدیں بھی بیان کر دیں۔

اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا بَعْضًا اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ [2]

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے، اور عیب نہ ڈھونڈو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمھیں گوارہ نہ ہو گا، اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

قرآن سچائی، امانتداری، عفو و درگزر، اخوت و رواداری کا راستہ اختیار کرنے آپس میں احسان کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

---

[1]۔ القرآن، سورۃ الحجرات آیت ۱۱

[2]۔ القرآن، سورۃ الحجرات آیت ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَ اِيۡتَآئِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَ الۡبَغۡىِ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُو وَ فُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَ قَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ[1]

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا، اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو، بیشک اللہ جانتا ہے جو تمہیں علم نہیں۔

عائلی زندگی اور قرآن کا پیغام:

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ[2]

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ، اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے، بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ رب العزت بالترتیب ہمیں اہم ترین رشتوں ناطوں کی حفاظت اورانہیں مضبوط کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ ساتھ ہی معاشرہ کے دیگر اہم ارکان پڑوسیوں، ہم نشینوں، سائل، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرنے کی تلقین فرمارہا ہے۔

[1]۔ القرآن، سورۃ النحل آیت ۹۰-۹۱

[2]۔ القرآن، سورۃ النساء آیت ۳۶

علاوہ ازیں قرآن سیاسی و حکومتی شعبوں میں بھی اصلاح کے لیے منظم حکمت عملی اور عوام کی حکومت کے ساتھ روابط کو بھی زیر بحث لاتا ہے۔ یہی نہیں قرآن نے تو آج سے چودہ سو سال قبل ہی کائنات کے سربستہ رازوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

بقول ڈاکٹر حسن الدین احمد:

> قرآن مجید ذہن انسانی میں ایسا بنیادی تغیر پیدا کرتا ہے جس سے تمام انسانی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس کی ترقی وارتقاء کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ کائنات کے مظاہر کی انسان پوجا کرتا تھا۔ قرآن نے ان مظاہر کو مطالعے کا موضوع بنا دیا۔ اس انقلابی تبدیلی نے سائنس کے ارتقاء میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔[1]

صاحب قرآن ﷺ نے انسان کو ایسے معمولات زندگی اختیار کرنے پر زور دیا کہ جن پر تحقیق کر کے آج جدید سائنس انگشت بدنداں ہے:

پھیلائے ہوئے گوشۂ دامانِ تجسس
سائنس محمد ﷺ کا پتہ پوچھ رہی ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

> اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی شئے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ گے یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت[2]

حضور ﷺ نے فرمایا:

> قرآن کے احکام پر عمل کرو اس کے حلال کو حلال سمجھو اور اس کے حرام کو حرام جانو اور اس کی پیروی کرو اور اس کے کسی بھی حکم کا انکار نہ کرو۔[3]

---

[1] ۔ ڈاکٹر احسن الدین احمد، اسلوب قرآن کی انفرادیت، www.urdu.syasat.com
[2] ۔ القرآن وعلوم القرآن، العرفان فی فضائل وآداب القرآن فضل فی العمل باحکام، www.minhajbooks.com
[3] ۔ ایضا

اہل قرآن کا غیر قرآنی اسلوب زندگی:

ایک مکمل ضابطہ حیات رکھنے کے باوجود امت محمد یہ ﷺ آج انتشار کا شکار ہے۔ ناکام و نااہل مسلم حکومتیں اغیار کی غلام، عوام بے شعور و بدسکونی کا شکار نیز سیاست، معاشرت، ثقافت، تعلیم ہر ہر شعبے میں ناکام، دیگر اقوام کی ترقی دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ہیں۔ جس کی منظر کشی مولانا الطاف حسین حالی نے خوب کی ہے:

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے　　امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں　　اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی　　اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتہ ہے[1]

لیکن دلچسپ پہلو یہ ہے کہ تمام شعبوں میں بہتری و ترقی و کامرانی کے بھی خواہاں ہیں۔ لہٰذا اغیار کی لکھی کتب خریدی جارہی ہیں یا انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جارہی ہیں، مشاورتی تنظیمیں مصروف عمل ہیں۔۔۔ مذاکرے مباحثے منعقد کیے جارہے ہیں۔۔۔ کیا کچھ نہیں کیا جارہا۔۔۔ پھر بھی صورتحال جوں کی توں ہے۔۔۔ تیزی کے ساتھ تنزلی کی جانب گامزن ہیں۔۔۔ اس لئے کہ وہی نہیں کیا جارہا۔ اس لئے کہ سب کچھ کیا جارہا ہے بس وہی نہیں کیا جارہا جو مرض کی اصل دوا ہے۔۔۔ کیونکہ ہم سب ہی تو یہ بھول گئے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ فرمارہا ہے:

وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑ لیا ہو۔ بلکہ یہ تو تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے قبل نازل ہو چکی ہیں اور کتاب (احکام ضروریہ) کی تفصیل بیان کرنے والا ہے اس میں کوئی بات شک کی نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔[2]

---

[1]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ندیم یونس پرنٹر لاہور
[2]۔ القرآن، سورۃ یونس، آیت ۳۷

آج ہماری زندگی کا کوئی ایک اسلوب ایسا نہیں جو قرآن کے عین مطابق ہو۔آج نماز، روزے، حج تو بخوبی ادا کر رہے ہیں مگر جہاد بالنفس پر آمادہ نہیں۔ ہم مکمل طور پر اس آیت کا شاہکار نظر آتے ہیں:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ویَمْنَعُون الماعون[1]

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے، پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

مال کی محبت ہم میں رچ بس گئی ہے سودی نظام کے جال میں برے طریقے سے الجھ چکے ہیں اور وہی ہوا جس کے سبب رب نے مال کی محبت سے باز رہنے کی تلقین کی۔ذخیرہ اندوزی، اقرباء پروری، ریاکاری، تکبر، گھمنڈ، جھوٹ، خیانت، رشوت نیز بیشمار برائیاں ایک کے پیچھے ایک ہماری زندگی میں داخل ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ ہمارا نظام عدل بھی متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا اور جب نظام عدل کمزور پڑتا ہے تو معاشرے کی بنیادیں ہل جاتی ہیں جس کا ثبوت ہمارا معاشرہ ہے جہاں امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

جب بات کی جائے عائلی زندگی کی تو وہاں بھی صورتحال تسلی بخش نظر نہیں آتی والدین اولاد کی اچھی تربیت کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں، زوجین ایک دوسرے سے مطمئن نہیں، کہیں ماں کو بیٹا اور بہو گھر میں رکھنے کو تیار نہیں، کہیں لڑکی کا شوہر اور سسرالیوں نے جینا دوبھر کر رکھا ہے، پڑوسی نے کھانا کھایا یا نہیں خبر نہیں، سائل کو جھڑک رہے ہیں کہ یہ مستحق نہیں، رشتہ داروں کی خبر نہیں، مسکین ویتیم سے دامن بچا رہے ہیں اور اگر مدد کی جا رہی ہے تو دنیا کے دکھاوے کے لئے نیز ایک نفسا نفسی کا عالم ہے۔ حکومتیں ناکامی کا شکار ہیں، عوام بے شعور ہے۔ تمام حکومتی شعبے بھی ناکام ہیں، فلاحی مملکت کا تصور ناپید ہے۔

[1]۔ القرآن، سورۃ الماعون، آیت ۷-۱

ایسا کیوں ہوا۔۔۔ اتنا جامع و کامل ضابطۂ حیات رکھنے کہ باوجود اہل قرآن انتشار کا شکار کیسے ہوئے۔۔۔ کمزوری کہاں سے شروع ہوئی۔۔۔

غیر قرآنی اسلوب زندگی کی وجوہات:

دوسری جنگ عظیم کے بعد مسلم دنیا یہود و نصاریٰ کے زیر اثر آگئی برطانوی نوآبادیاتی نظام کے زیر اثر مسلمان محکوم، مغلوب، مظلوم ٹھہرے۔ سوائے چند ایک ممالک کے کہیں بھی انقلابی تحاریک نظر نہیں آتیں جو صہیونی طاقتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتیں اس وقت مسلمان صرف حاکموں کو مسلمانوں کی طرف سے مطمئن کرتے نظر آتے ہیں جسکی بڑی مثال بر صغیر پاک و ہند کی تاریخ ہے۔ [1]

انگریز جہاں جہاں گیا (بطور خاص اسلامی ممالک میں) اسلامی قوانین پر قدغن لگائی اپنے قوانین رائج کئے۔ یہاں تک کہ بعض اسلامی ممالک نے اسلامی آئین کے نفاذ کے بجائے یورپ سے آئین مستعار لیا۔ خود مملکت پاکستان کے ۱۹۷۳ کے آئین کے لئے ہم فخر سے اسلامی شقوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔۔۔ [2] سوال یہ پیدا ہوتا ہے پورا آئین اسلامی کیوں نہیں۔۔۔ یہی صورتحال دیگر اسلامی ممالک کی ہے جہاں صرف عبادات تک اسلام نظر آتا ہے۔

نہ صرف ریاست اسلامی شعار کے نفاذ میں ناکام نظر آتیں ہیں بلکہ خاندان کی سطح پر بھی دینی تعلیم کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن کو صرف اور صرف تلاوت، نماز، تراویح اور حصول ثواب تک محدود کر دیا گیا ہے۔ دنیاوی اور دینوی تعلیم کو دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کیمیا، طبیعات، نباتیات، حیاتیات، علم نجوم و فلکیات، قانون، تجارت بلاشبہ یہ تمام قرآنی علوم ہیں لیکن ہم نے ان تمام کو دنیاوی علوم کا نام دے کر ان کے بڑے بڑے شعبے بنا ڈالے اور دینی تعلیم کو ناظرہ تک محدود کر دیا۔ مسجد، مدرسہ، اسکول کی تخصیص کی تو ہمارے تمام شعبے دین کی روح سے خالی ہو گئے جس کا خمیازہ ہم معاشی، معاشرتی، سیاسی، ثقافتی، اخلاقی و علمی ابتری و انتشار کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

---

[1] ۔ محمد الیاس عادل، تاریخ پاکستان، مشتاق بک کارنر لاہور

[2] ۔ ایضا

نتائج بحث:

اگر آج ہم اچھی اور پر سکون زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمات قرآنی کی روشنی میں تمام شعبہ ہائے زندگی میں ایسا انقلاب آفریں پیدا کرنا ہوگا کہ ہمارا تمام طرز بود وباش اس کے سایۂ رحمت تلے آجائے اسلامی فلاحی مملکت کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جائے ریاستی سطح پر دینی و دنیاوی تعلیم کو باہم ایسا مربوط کیا جائے جیسا اس کا حق ہے، مدرسہ و اسکول میں کوئی تخصیص نہ ہو۔ ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی جائے جو اسلامی ثقافت کے عین مطابق ہو، اقتصادیات کو سود سے پاک کیا جائے، اسلامی نظریاتی کونسل کے دائرہ اختیار کو وسیع کیا جائے اور بااختیار بنایا جائے۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے قرآن نے تو انقلاب، حرکت و عمل کی دعوت دی ہے۔۔۔ انقلابات عدم کے پیٹ سے وجود میں نہیں آجاتے بلکہ اس کے لئے زبردست محنت کرنی پڑتی ہے زندہ قومیں امکانات اور وسائل کے انتظار میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھی رہتیں حالات کا رخ بدلنے کی کوشش کرتی ہیں۔

خود قرآن کہہ رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ[1]

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدل ڈالے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

ہمیں تو پاک پروردگار کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہماری رہنمائی کے لیے ایک ضابطۂ حیات قرآن کی صورت میں نازل کیا اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال کر عروج و بام کی منازل طے کریں:

رہنمائے دین و دنیا ہے میرے رب کا قرآن
سب رموز دین و دنیا قرآن نے بتلا دیئے

[1] القرآن، سورۃ الرعد، آیت ۱۱

فہرست منابع

۱. قرآن کریم
۲. مولانا حامد الرحمٰن صدیقی،ارشادات رسول ﷺ،مدینہ پبلشنگ کمپنی،ایم اے جناح روڈ کراچی
۳. ڈاکٹر احسن الدین احمد،اسلوب قرآن کی انفرادیت،www.urdu.syasat.com
۴. القرآن و علوم القرآن،العرفان فی فضائل وآداب القرآن فضل فی العمل باحکام، www.minhajbooks.com
۵. مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ندیم یونس پرنٹر لاہور
٦. محمد الیاس عادل، تاریخ پاکستان، مشتاق بک کارنر لاہور